قرآنی امثال کی اہمیت اور اردو ادب پر اس کے اثرات

ڈاکٹر محمد ھمایوں عباس *

عمیق افکار کی افہام و تفہیم کیلئے ہر زبان میں کچھ اصطلاحات مقرر ہیں۔ ان اصطلاحات میں ایک ''امثال'' ہے۔ الہامی و غیر الہامی کتب میں اور کم وبیش ہر زبان میں دقیق مسائل کو سمجھانے کیلئے ان سے کام لیا گیا۔ عربی زبان، جو اپنی فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے ایک منفرد حیثیت کی حامل ہے اس میں بھی ''امثال'' کو تفہیمِ مسائل کا ذریعہ بنایا گیا۔

''المَثَلُ'' کے معنی ایسی بات کے ہیں جو کسی دوسری بات سے ملتی جلتی ہو اور ان میں سے کسی ایک کے ذریعہ دوسری کا مطلب واضح ہو جاتا ہو اور معاملہ کی شکل سامنے آ جاتی ہو۔ مَثَل'' ومِثْل'' دونوں ہم معنی ہیں جیسے شبۃ'' وشبہ'' ونَقَض'' ونِقْض'' وغیرہ اور یہ دو طرح استعمال ہوتا ہے ایک بمعنی وصف جیسے فرمایا: مَثَلُ الجَنَّةِ التی وُعِدَ المتقون۔[1]

یعنی جس جنت کا وعدہ متقی لوگوں سے کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں۔

دوسرا یہ مشابہ کے معنی میں آتا ہے اور ہر قسم کی مشابہت کو شامل ہوتا ہے۔[2] اسی لئے صاحب لسان العرب نے اس کے لئے کلمۃ تسویۃ کی ترکیب استعمال کی ہے۔[2-1]

محمد بن یوسف ابو حیان اندلسی (متوفی ۷۵۴ھ) لکھتے ہیں:

المثل والمثیل کشبہ وشبیہ وھو نظیر قال الیزیدی الامثال الاشباہ۔[3]

یعنی مثل اور مثیل شبہ اور شبیہ کی طرح ہیں اور انکا معنی نظیر (ملتا جلتا) ہے۔ الیزیدی کہتے ہیں کہ امثال کا معنی الاشباہ (ایک جیسا) کے ہیں۔

مجد الدین فیروز آبادی (متوفی ۸۱۲ھ) کے بقول جب مماثلت جوہر، شکل، سائز، کیفیت اور کمیت تمام جہات سے ہو تو اس کو ''المثل'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے

---

* لیکچرار علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی لاہور۔

جب اپنی ذات وصفات میں ہر قسم کی تشبیہ کی نفی کرنا تھی تو فرمایا:

لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ"۔ ۴، ۴۔ل

مقاتل بن سلیمان البلخی (متوفی ۱۵۰ھ) ۵ کے مطابق یہ لفظ قرآن کریم میں چار معانی کیلئے استعمال ہوا ہے۔

۱۔ الشَّبَه ۶ ۲۔ السیرة ۷

۳۔ العبرة ۸ ۴۔ العذاب ۹ - ۱۰

امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) "مَثَـــــلُ" کا مفہوم نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "مثل کا لفظ ایسی حالت اور صفت میں استعمال کیا جاتا ہے جس کی کوئی شان ہو اور اس میں کچھ غرابت (حیرت انگیز بات) بھی پائی جاتی ہو جیسے مَثَلُ ما ینفقون فی هذه الحیٰوةِ الدُّنیا كَمَثَلِ رِیحٍ فِیۡهَا صر"۔ ۱۱

تفسیر نمونہ میں مثل کے لغوی مفہوم کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے: "لغت عرب میں مثل ہر اس بات کو کہتے ہیں جو کسی حقیقت کو مجسم کر دے یا کسی چیز کی تعریف و توصیف کرے یا ایک چیز کی دوسری چیز سے تشبیہ دے"۔ ۱۲

تشبیہ اور تمثیل میں فرق:

تمثیل اگر چہ تشبیہ ہی کی نوعیت کی ایک چیز ہے لیکن تشبیہ اور تمثیل میں بڑا فرق ہے۔ ایک عام تشبیہ میں اصل نگاہ مشبہ (جس کو کسی چیز سے تشبیہ دی جائے اسے مشبہ کہتے ہیں) اور مشبہ بہ (جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے اُسے مشبہ بہ کہتے ہیں) پر ہوتی ہے اور ان دونوں کے اجزا کو الگ الگ کر کے ایک دوسرے کے مقابل میں رکھ کے دیکھا جاتا ہے کہ ان میں باہم دگر کتنی مشابہت اور مطابقت پائی جاتی ہے اور پھر اسی مطابقت و مشابہت کے لحاظ سے اس تشبیہ کا حسن و قبح متعین ہوتا ہے لیکن تمثیل میں اجزا کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی بلکہ اس میں صورت واقعہ کو صورت واقعہ سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اگر ایک صورت حال اور دوسری صورت حال میں پوری پوری مطابقت موجود ہے اور تمثیل صورت حال کی پوری تصویر نگاہوں کے سامنے پیش کر رہی ہے تو وہ تمثیل مکمل ہے اگر چہ تشبیہ

کے وہ تمام ضوابط اس پر منطبق نہ ہو رہے ہوں جو ایک تشبیہ کے مکمل ہونے کیلئے اہل فن نے ضروری قرار دیئے ہیں۔[13]

نظام کا کہنا ہے کہ مثل میں چار چیزیں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور یہ کسی اور جگہ اکٹھی نہیں ہوتیں اس لئے یہ بلاغت کی انتہا ہے۔ وہ چار بلاغی پہلو درج ذیل ہیں۔

۱۔ ایجاز اللفظ ۲۔ اصابت المعنی

۳۔ حسن تشبیه ۴۔ جودة الکنایة [14]

علماء کی درج بالا آراء سے ظاہر ہوتا ہے کہ لغت اور بلاغت میں اس لفظ کو متعدد معانی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ادب کی دنیا میں اسکا استعمال ایک فنی اصطلاح کے طور پر معلوم و مشہور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس موضوع پر ہر دور میں اہل علم نے مستقل کتب تالیف کیں۔

امثال پر کتب:

علماء نے امثال میں عربی ادب کے ابتدائی دور ہی سے دلچسپی لینا شروع کر دی تھی۔ اس نوعیت کی قدیم ترین تصنیف جو ہم تک پہنچی ہے **المُفَضَّل الضَّبِی** (۱۷۰ھ) کی "**کتاب الامثال**" ہے۔ اس کے بعد ابوعبید القاسم ابن سلام الہَرَوی (متوفی ۲۲۳ھ) کی کتاب سب سے قدیم ہے۔[15]

چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ الامثال فی العصر الحدیث — حبیب بن سعید

۲۔ الامثال فی النثر العربی القدیم — ڈاکٹر عبدالمجید
مع مقارنتہا بنظائرھا فی الآداب السامیۃ الاخری

۳۔ جمھرۃ الامثال — ابوھلال العسکری (متوفی ۳۹۵ھ)[16]

۴۔ الحکم والامثال — **لجنة من أدبا الأقطار العربية**

۵۔ مجمع الأمثال — ابوالفضل احمد بن محمد

۶۔ التمثیل والمحاضرۃ — ابومنصور عبدالملک بن محمد الثعالبی

۷۔ الأمثال	ابوعکرمۃ عامر بن عمران
۸۔ الأمثال	ابوفید مورج
۹۔ **الأمثال العربیة القدیمة**	ڈاکٹر رمضان عبدالتواب
۱۰۔ شرح الأمثال	عبداللہ البکری

قرآن اور حدیث کی امثال پر چند کتب درج ذیل ہیں:

امام سیوطی نے امام ابوالحسن ماوردی کی کتاب کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ الامثال فی القرآن الکریم	ڈاکٹر محمد جابر الفیاض
۲۔ الامثال فی الحدیث النبوی الشریف	ڈاکٹر محمد جابر الفیاض
۳۔ امثال القرآن وأثرھا فی الادب العربی حتی نھایۃ القرن الثالث الھجری	نور الحق تنویر
۴۔ الامثال فی القرآن الکریم	الاستاذ امین الخولی
۵۔ الامثال من الکتاب والسنۃ	الحکیم الترمذی
۶۔ تشبیھات القرآن وأمثالہ	ابن قیم الجوزیۃ
۷۔ شھاب الاخبار فی الوصایا والامثال النبویۃ والحکم والآداب المصطفویۃ	ابوعبداللہ محمد بن سلامۃ القضاعی
۸۔ أمثال الحدیث	ڈاکٹر عبدالمجید
۹۔ امثال القرآن	علی اصغر
۱۰۔ الامثال فی القرآن	محمود بن شریف
۱۱۔ الصورۃ الفنیہ فی المثل القرآنی	محمد حسین الصغیر
۱۲۔ امثال القرآن	ابراھیم بن محمد (۳۲۳ھ)
۱۳۔ امثال القرآن	ابوعلی محمد بن احمد ابن الجنید (۳۸۱ھ)
۱۴۔ الامثال الکامنۃ فی القرآن	الحسن بن الفضل

۱۵۔ دررالامثال — ابوالاصبع العدوانی (۶۵۴ھ)

۱۶۔ امثال القرآن — ابوعبدالرحمٰن بن حسین النیسا پوری (۴۰۶ھ)

۱۷۔ الامثال فی القرآن الکریم — ڈاکٹر الشریف منصور بن عون العبدلی

ان کتب کے علاوہ علوم القرآن پر لکھی گئی کتب میں امثال القرآن پر علیحدہ انواع موجود ہیں۔مفسرین نے اپنی تفاسیر میں مختلف مقامات پر امثال کے متعدد فنی پہلو پر بحث کی ہے۔۱۶-ل

قرآن کریم میں ''مثل'' اپنے مختلف مشتقات سمیت تقریباً۱۶۹ آیات میں استعمال ہوا ہے ۔۱۷ ان میں مِثل اور مَثَل تقریباً۱۷ آیات میں ہے۔۱۸ کیونکہ امثال ہر تمدن کا حصہ رہی ہے اور مابعدالطبیعات کے معاملات تو خالصتاً عقل انسانی کی رسائی سے باہر ہیں اس لئے ہر دور میں ان سے کام لیا گیا۔ڈاکٹر محمد جابر الفیاض نے عہدنامہ قدیم سے ۵ اور عہدنامہ جدید سے ۳۰ مثالیں اکٹھی کی ہیں۔۱۹ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ۳ ہزار سے زائد امثال بیان کیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر مثال کے گفتگو نہ فرماتے۔۲۰ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں امثال بیان کیں۔ ڈاکٹر فیاض نے ایسی ۱۳۶۸ روایات بیان کی ہیں جن میں ۱۴۹ مکررات ہیں۔صوفیاء میں مولانا روم کو''امثال'' کی دنیا کا بادشاہ کہا جاسکتا ہے۔

قرآنی امثال کی اہمیت/ مقاصد:

(قرآن اور علماء کے اقوال کی روشنی میں)

قرآن کریم نے لوگوں کیلئے امثال کو بیان کیا: **ویضرب اللّٰہ الامثال للناس** ۔۲۱ اور اسکا مقصد **تذکر** ۲۲ اور **تفکر** ۲۳ قرار دیا۔گویا قرآنی امثال ایک پوری تہذیب کی آئینہ دار ہیں جن میں انسان کی عبرت پذیری کا پورا سامان موجود ہے۔ یہ امثال انسان کو موجودات عالم میں پوشیدہ اسرار میں فکر کی دعوت بھی دیتی ہیں تاکہ انسان کارگاہ حیات میں زمانہ کے بدلتے تقاضوں کے مطابق اپنی زندگی کی گذارن کا سامان کرے۔ یہ امثال علم کی دنیا میں تذکر اور تفکر کے اصول کی نشاندھی بھی کرتی ہیں یہی وجہ ہے آج کے دور میں مثالی نظام تعلیم اسے ہی سمجھا جاتا ہے جہاں مسائل جدیدہ کی تفہیم کیلئے امثال سے کام لیا جاتا ہو۔کسی Concept کو واضح کرنے میں امثال سے

بہتر کوئی دوسرا ذریعہ نہیں۔ اسی بناء پر امام ماوردی (متوفی ۴۵۰ھ) نے کہا: "من اعظم علم القرآن علم أمثاله"

قرآن کے بڑے علوم میں سے اس کے امثال کا علم ہے۔

امثال القرآن کی اہمیت اور مقاصد کو درج ذیل اقوال سے سمجھا جاسکتا ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی (۳۲۰ھ) لکھتے ہیں:

ثم اعلَم بأنَّ ضَرب الأمثال لِمَنْ غاب عن الاشياءِ، وخفيت عليه الأشياء ؛فالعباد يحتاجون الى ضَرُب الأمثال لمّا خفيت عليهم الاشياء؛فضرب اللّٰه لهم مثلاً من عندانفسهم لامنْ عندنفسه؛ لِيُدركوا ماغاب عنهم فأمَّا من لا يخفى عليه شى فى الارض ولافى السماء فلا يحتاجُ الى الأمثال. [۲۴]

واضح ہو کہ بے شک ضرب الامثال اسکے لئے ہیں جس سے اشیاء غائب و پوشیدہ ہوں چونکہ بندے امثال کے محتاج ہوتے ہیں جب ان پر اشیاء واضح نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے امثال بیان کی ہیں تا کہ وہ ان اشیاء (کی حقیقت) کو پالیں جوان سے پوشیدہ و مخفی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز مخفی نہیں اس لئے وہ امثال کا محتاج نہیں۔

حکیم ترمذی دوسری جگہ لکھتے ہیں:

فالامثال نموذجات [۲۵] الحكمةِ لِمَا غابَ عن الأسماع والأبصار، لتهدى النفوس بماأدَركَتْ عياناً

پس امثال حکمت کے نمونے ہیں اور یہ ان چیزوں کیلئے ہیں جو سمع و بصر سے غائب ہو، تا کہ ان امثال سے انسان سمع و بصارت سے اوجھل چیزوں کو بالکل واضح دیکھ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مثال اس کلام کی بیان کی جاتی ہے جسے سمجھنا مشکل ہو آسان کلام کی مثال بیان نہیں کی جاتی۔

سلمان بن عمر (متوفی ۱۲۰۴ھ) امثال کا مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **زيادة فى التوضيح والتقرير.** [۲۶]

کہ امثال کسی چیز کی مزید وضاحت وتشریح کیلئے ہوتی ہیں۔

امام نسفی (متوفی ۷۱۰ھ) نے امثال کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: **ولضرب الامثال فی ابراز خفیات المعانی ورفع الاستار عن الحقائق تاثیر ظاهرها ولقد کثر ذلک فی الکتب ۲۷ السماویه. ۲۸**

امام رازی کے بقول امثال کا بیان کرنا امور مستحسنہ میں شمار ہوتا ہے۔ ۲۹

علامہ آلوسی لکھتے ہیں: **یجعل الغائب کأنه شاهد. ۳۰**

یعنی امثال نگاہوں سے پوشیدہ چیزوں کو اس طرح بنا دیتی ہے گویا کہ ہم انکو دیکھ رہے ہیں۔

امام رازی (متوفی ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں:

إن المقصود من ضرب الأمثال أنها تؤثر فی القلوب مالا یؤثره وصف الشیٔ فی نفسه. وذلک لأن الغرض من المَثَل تشبیه الخفی بالجلی، والغائب بالشاهد، فیتاکد الوقوف علی ماهیته، ویصیر الحسن مطابقاً للعقل، وذلک هو النهایة فی الایضاح. ۳۱

الامثال بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کا اثر دلوں پر ہوتا ہے۔ جس طرح کسی چیز کا وصف بذات خود اثر انداز نہیں ہوتا۔ امثال کی غرض وغایت خفی کو جلی اور غائب کو موجود سے تشبیہ دینا ہے تا کہ اسکی ماہیت کے سمجھانے میں تاکید پیدا ہو جائے اور حس، عقل کے مطابق ہو جائے یہ وضاحت وتشریح کیلئے انتہا ہے۔

امثال کی اہمیت بیان کرتے ہوئے عبدالحق حقانی لکھتے ہیں: ''امثال کے بیان کرنے سے دل میں معانی کا عمدہ طور پر جما دینا مقصود ہوتا ہے کیونکہ ایک خیالی اور معنوی بات کو محسوس بنا کر دکھا دیا جاتا ہے دیکھئے اگر کسی کا ضعف یوں ہی بیان کیا جاوے تو وہ اس قدر موثر نہیں ہوتا جس قدر کہ اسکو مکڑی کے جالے سے تشبیہ دے کر بیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ ۳۲

علامہ بدرالدین زرکشی لکھتے ہیں: امثال قرآن سے بہت زیادہ استفادہ کیا جاتا ہے مثلاً تذکر، وعظ وتشویق نہی تائید مراد عقل اور عقلی وغیبی نکات کی توصیف حسی زبان میں......'' ۳۳

امثال کا قلوب انسانی پر اثر بیان کرتے ہوئے ابوحفص عمر بن علی نے بھی امام رازی کے

الفاظ نقل کیئے ہیں۔[۴۴]

امثال کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تفسیر نمونہ کے مؤلفین لکھتے ہیں: "بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک برمحل مثال کو جو مقصود سے پوری طرح ہم آہنگ ہو اور اس پر منطبق ہو مطلب کو آسمان سے زمین پر لے آتی ہے اور اسے سب کیلئے قابلِ فہم بنا دیتی ہے۔ بہر حال کہا جا سکتا ہے کہ مختلف علمی، تربیتی، اجتماعی اور اخلاقی مباحث میں مثال مندرجہ ذیل موثر اثرات رکھتی ہے۔

۱۔ مثال مسائل کو حسی بنا دیتی ہے۔

انسان چونکہ زیادہ تر محسوسات سے مانوس ہے اور پیچیدہ عقلی حقائق نسبتاً افکار کی دسترس سے دور ہوتے ہیں لہٰذا حسی مثالیں ان دور دراز فاصلوں کو سمیٹ دیتی ہیں اور انہیں محسوسات کے آستانے پر لا کھڑا کرتی ہیں اور ان کے ادراک کو دلچسپ، شیریں اور اطمینان بخش بنا دیتی ہیں۔

۲۔ مثال مسائل کو سب کیلئے یکساں بنا دیتی ہے۔

بہت سے علمی مسائل کو جو اپنی اصل صورت میں صرف خواص کیلئے قابل فہم ہیں اور عامۃ الناس اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا پاتے لیکن جب ساتھ مثال موجود ہو اور اس کے ذریعے وہ قابل فہم ہو جائیں تو ان سے سب لوگ مستفید ہوں گے چاہے وہ علم و دانش کے اعتبار سے جس درجے پر بھی ہوں۔ لہٰذا مثالیں علم و دانش کو عمومیت دینے کے اعتبار سے نا قابل انکار کارآمد چیز ہے۔

۳۔ مثال مسائل کو زیادہ قابل اطمینان بنا دیتی ہے۔

۴۔ مثال ہٹ دھرموں کو خاموش کر دیتی ہے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مسائل کلیات مستدل اور منطقی صورت میں پیش کیئے جائیں تو ایک ہٹ دھرم شخص ان پر خاموش نہیں ہوتا اور اسی طرح ہاتھ پاؤں مارتا رہتا ہے لیکن جب مسئلہ مثال کے قالب میں ڈھالا جائے تو اس کیلئے رستہ بند ہو جاتا ہے اور بہانہ جوئی کی مجال نہیں رہتی۔

مثال کی اثر انگیزی اس مثال سے سمجھی جا سکتی ہے۔

جب ہم کچھ لوگوں سے کہتے ہیں کہ راہ خدا میں خرچ کرو تو خدا تمہیں کئی گنا زیادہ اجر دے گا تو ہو سکتا ہے کہ عام لوگ اس بات کا مفہوم پوری طرح نہ سمجھ سکیں لیکن جب یہ کہا جائے کہ راہ خدا

میں خرچ کرنا اس بیج کی مانند ہے جسے زمین میں ڈالا جائے کہ جس سے سات خوشے اگتے ہیں اور ہر خوشے میں ہوسکتا ہے ایک سو دانے ہوں تو پھر یہ مسئلہ پوری طرح قابل فہم ہوجاتا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل اللّٰه کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة. ۳۵، ۳۶

امثال القرآن سے فقہی مسائل کا استنباط:

فقہانے قرآنی آیات کو فقہی احکامات کے حوالہ سے احکامی اور غیر احکامی آیات میں تقسیم کیا ہے۔ احکامی آیات سے مراد وہ آیات ہیں جن سے صراحتاً فقہی احکام واصول ثابت ہوتے ہیں۔ اس فکر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ''احکام القرآن'' کے نام سے ایک ضخیم تفسیری لٹریچر تیار ہوا۔ ۳۷

لیکن اس سے یہ قطعی ثابت نہیں ہوتا ہے باقی آیات سے احکام کا استنباط نہیں ہوتا۔ امام سیوطی لکھتے ہیں: امام غزالی وغیرہ کا بیان ہے'' قرآن میں احکام کی آیات پانچ سو ہیں'' اور بعض علماء نے صرف ایک سو پچاس آیات ہی بیان کی ہیں کہا گیا ہے کہ شاید ان لوگوں کی مراد ان ہی آیتوں سے ہے جن میں احکام کی تصریح کردی گئی ہے کیونکہ قصص اور امثال وغیرہ کی آیتوں سے بھی تو اکثر احکام مستنبط ہوتے ہیں۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام کی کتاب ''**الامام فی ادلة الاحکام**'' میں لکھتے ہیں کہ قرآن کی بیشتر آیات اس طرح کے احکام سے خالی نہیں ہیں جو عمدہ آداب اور اچھے اخلاق پر مشتمل ہوں...... '' ۳۸

نئے پیش آمدہ مسائل کیلئے احکامی آیات کے ساتھ ساتھ دیگر آیات پر بھی غور کرنا چاہیے۔ ان غیر احکامی آیات میں امثال والی آیات بھی شامل ہیں ان سے بھی فقہی احکامات کا استنباط ہوسکتا ہے اسی لئے امام شافعی نے علم الامثال کو ان امور میں شامل کیا ہے جن کی معرفت مجتہد پر واجب ہے۔ ۳۸-ا

امام قرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) نے سورۃ الاعراف کی آیت

فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الکَلْبِ اِنْ تَحمِلْ علیه............ ۳۹

سے علم بدون عمل، رشوت کی حرمت اور عالم بے عمل کی تقلید کے عدم جواز جیسے مسائل ثابت کئے ہیں۔[۴۰]

اسی طرح سورہ لقمان کی آیت

اِنَّ اَنکَرَ الاصواتِ لَصَوْتُ الحَمِیر.[۴۱]

سے یہ ثابت کیا ہے کہ چلا کر گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔[۴۲]

قرآنی امثال کی خصوصیات:

(دیگر الہامی کتب کی امثال سے موازنہ)

۱۔ خداوند تعالیٰ نے ان مثالوں کی نسبت اپنی طرف دی ہے۔ جبکہ انجیل میں بیشتر مثل کی نسبت خود حضرت عیسیٰ کی طرف دی گئی ہے اور یہ فرق قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب میں واضح طور پر پایا جاتا ہے۔

۲۔ قرآنی امثال واضح ہیں اسکے برعکس عہدین میں عموماً استفہامی انداز اختیار کیا گیا ہے اور بعض اس قدر پیچیدہ ہوتی ہیں کہ مخالفین کو اسکے معانی کے بارے میں سوال و جواب کرنا پڑتا ہے۔

۳۔ قرآنی امثال میں خرافات نہیں ہیں۔ زمان جاہلیت کے عرب کی امثال میں خرافات کی بہتات ہے اور باطل امور بہت زیادہ ہیں۔

۴۔ قرآنی امثال عمیق نکات کی حامل ہیں اور قاری کو غور و فکر پر ابھارتی ہیں جیسا کہ سورہ حشر کی آیت ۲۱ میں ہے ''اور یہ امثال ہم لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور و فکر کریں'' یا سورہ عنکبوت آیت ۴۳ میں ہے ''قرآن کی امثال کو کوئی نہیں سمجھتا مگر وہ لوگ جو کہ عالم ہوں''۔

۵۔ قرآنی امثال اخلاقی اور تربیتی پہلو لئے ہوئے ہیں جبکہ عہدین کی کتب میں یہ امثال لطافت سے خالی اور انبیاء کی عظمت کے منافی ہوتی ہیں۔

الغرض قرآن پاک میں مثالوں کا ذکر اعجاز اور بلاغت کے بہترین مظاہر میں سے ہے اور یہ قرآن کے اسلوب کی زیبائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

قرآن میں امثال کی آیات:

امام سیوطی نے امثال کے حوالہ سے آیات کی تین اقسام بتائی ہیں:

لـ ظاہر جس میں تصریح کر دی گئی۔

ب۔ جو صریحاً لفظی طور پر ظاہر نہیں ہوتی بلکہ دوسرے الفاظ کے پردہ میں چھپی رہتی ہیں۔(اس سلسلہ میں امام سیوطی نے ایک خوبصورت مکالمہ درج کیا ہے)۴۲-لـ

ج۔ جعفر بن شمس نے کتاب الآداب میں ایک خاص باب قرآن کے ایسے الفاظ کا قائم کیا ہے جو کہ ضرب المثل کے قائم مقام ہیں اور یہی وہ بدیعی نوع ہے جسکا نام "ارسال المثل" رکھا جاتا ہے۔(امام سیوطی نے اسکی تقریباً ۳۱ مثالیں دی ہیں "لیس لھا من دون اللّٰہ کاشفۃ،لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون" اور دیگر)۔۴۳

پہلی دو کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں (امام سیوطی نے یہ نقل نہیں کیں):

(الف)

ا۔	سورۃ البقرۃ	آیت:۱۷،۱۸
۲۔	سورۃ البقرۃ	آیت:۱۹-۲۰
۳۔	سورۃ البقرۃ	آیت:۱۷۱
۴۔	سورۃ البقرۃ	آیت:۲۱۴
۵۔	سورۃ البقرۃ	آیت:۲۶۱
۶۔	سورۃ البقرۃ	آیت:۲۶۴
۷۔	سورۃ البقرۃ	آیت:۲۶۵
۸۔	سورۃ آل عمران	آیت:۵۹
۹۔	سورۃ آل عمران	آیت:۱۱۷
۱۰۔	سورۃ الاعراف	آیت:۱۷۵-۱۷۷
۱۱۔	سورۃ الرعد	آیت:۱۷

۱۲۔	سورۃ الرعد	آیت:۳۵
۱۳۔	سورۃ ابراھیم	آیت:۱۸
۱۴۔	سورۃ ابراھیم	آیت:۲۴-۲۵
۱۵۔	سورۃ ابراھیم	آیت:۲۶
۱۶۔	سورۃ النحل	آیت:۷۵
۱۷۔	سورۃ النحل	آیت:۷۶
۱۸۔	سورۃ النحل	آیت:۱۱۲
۱۹۔	سورۃ النحل	آیت:۵۹-۶۰
۲۰۔	سورۃ الکھف	آیت:۴۵-۴۶
۲۱۔	سورۃ الکھف	آیت:۳۲-۴۴
۲۲۔	سورۃ یونس	آیت:۲۴
۲۳۔	سورۃ الانعام	آیت:۱۲۲
۲۴۔	سورۃ الحج	آیت:۷۳-۷۴
۲۵۔	سورۃ العنکبوت	آیت:۴۱
۲۶۔	سورۃ الروم	آیت:۲۸-۲۹
۲۷۔	سورۃ یٰسین	آیت:۱۳-۳۲
۲۸۔	سورۃ الزمر	آیت:۲۹
۲۹۔	سورۃ الزخرف	آیت:۷-۸
۳۰۔	سورۃ الزخرف	آیت:۵۴-۵۶
۳۱۔	سورۃ الزخرف	آیت:۵۹
۳۲۔	سورۃ النور	آیت:۳۵
۳۳۔	سورۃ محمد	آیت:۱-۳

۳۴۔	سورۃ محمد	آیت:۱۵
۳۵۔	سورۃ الحشر	آیت:۱۵-۱۶
۳۶۔	سورۃ الحشر	آیت:۲۱
۳۷۔	سورۃ الفتح	آیت:۲۹
۳۸۔	سورۃ الجمعۃ	آیت:۵
۳۹۔	سورۃ التحریم	آیت:۱۰
۴۰۔	سورۃ التحریم	آیت:۱۱-۱۲
۴۱۔	سورۃ ھود	آیت:۱۸-۲۴

(ب)

درج ذیل آیات میں ''امثال'' کیلئے مثل کا لفظ نہیں آیا لیکن ''امثال'' بیان کی گئی ہیں:

۱۔	سورۃ البقرہ	آیت:۷۴
۲۔	سورۃ البقرہ	آیت:۲۵۸
۳۔	سورۃ البقرہ	آیت:۲۵۹
۴۔	سورۃ البقرہ	آیت:۲۶۰
۵۔	سورۃ الانعام	آیت:۱۲۵
۶۔	سورۃ الاعراف	آیت:۴۰
۷۔	سورۃ یونس	آیت:۲۲-۲۳
۸۔	سورۃ الرعد	آیت:۱۴
۹۔	سورۃ الرعد	آیت:۱۶
۱۰۔	سورۃ النحل	آیت:۹۱-۹۲
۱۱۔	سورۃ النور	آیت:۳۹
۱۲۔	سورۃ النور	آیت:۴۰

۱۳۔	سورۃ الفرقان	آیت:۲۳
۱۴۔	سورۃ الروم	آیت:۱۹
۱۵۔	سورۃ الزمر	آیت:۹
۱۶۔	سورۃ الحجرات	آیت:۱۲
۱۷۔	سورۃ المنافقون	آیت:۴
۱۸۔	سورۃ الملک	آیت:۲۲
۱۹۔	سورۃ الحاقۃ	آیت:۶-۷
۲۰۔	سورۃ المدثر	آیت:۴۹-۵۱

امثال القرآن کی ایک اور تقسیم:

ڈاکٹر الشریف منصور نے قرآنی امثال کو ان دو اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

(الف) **(فی أمثال تتعلق بالهدی الحق و منهجه و هدفه فی الدنیا و الآخرة)**

ایسی امثال جنکا تعلق حق کی طرف رہنمائی اور دنیا و آخرت میں اس کے منہج و طریقہ سے ہے۔[۴۴]

۱۔	سورۃ النور	آیت:۳۵-۴۵
۲۔	سورۃ الروم	آیت:۲۸-۳۰
۳۔	سورۃ النحل	آیت:۷۳
۴۔	سورۃ آل عمران	آیت:۵۹-۶۱
۵۔	سورۃ الحشر	آیت:۲۱
۶۔	سورۃ یٰسین	آیت:۷۸-۸۳
۷۔	سورۃ الرعد	آیت:۱۷
۸۔	سورۃ ابراھیم	آیت:۲۴-۲۷
۹۔	سورۃ فتح	آیت:۱۲-۱۳

۱۰۔ سورۃ الکھف آیت:۳۲-۴۴

۱۱۔ سورۃ الانعام آیت:۱۲۲

۱۲۔ سورۃ ھود آیت:۲۴

۱۳۔ سورۃ الزمر آیت:۲۹

۱۴۔ سورۃ البقرہ آیت:۲۱۴

۱۵۔ سورۃ الجمعۃ آیت:۵

۱۶۔ سورۃ التحریم آیت:۱۰-۱۲

۱۷۔ سورۃ البقرہ آیت:۲۶۱-۲۶۶

۱۸۔ سورۃ الملک آیت:۲۲

۱۹۔ سورۃ الحاقۃ آیت:۶-۷

۲۰۔ سورۃ المدثر آیت:۴۹-۵۱

کل ۱۲۸ امثلہ ذکر کی ہیں۔

(ب) (فی أمثال تتعلق بالصّوارف عن الهدى الحق)

ایسی امثال جنکا تعلق حق کی طرف رہنمائی سے انحراف سے ہے۔[۴۵]

اس ضمن میں کل ۱۷ امثلہ کا ذکر کیا ہے۔[۴۶]

۱۔ سورۃ الحج آیت:۷۳-۷۵

۲۔ سورۃ یونس آیت:۴۴

۳۔ سورۃ الکھف آیت:۴۵-۴۶

۴۔ سورۃ الحدید آیت:۲۰

۵۔ سورۃ الاعراف آیت:۱۷۵-۱۷۷

۶۔ سورۃ العنکبوت آیت:۴۱-۴۳

۷۔ سورۃ البقرہ آیت:۱۷۱

۸۔	سورۃ یٰسین	آیت:۱۳-۲۹
۹۔	سورۃ البقرہ	آیت:۱۷-۲۰
۱۰۔	سورۃ النحل	آیت:۱۱۲-۱۱۴
۱۱۔	سورۃ الحشر	آیت:۱۱-۱۷
۱۲۔	سورۃ آل عمران	آیت:۱۱۷
۱۳۔	سورۃ ابراھیم	آیت:۱۸

قرآنی امثال کے اردو امثال پر اثرات:

زبانوں کا آپس میں لین دین ہمیشہ سے ہے۔ فاتح تہذیبوں کی زبانوں نے ہمیشہ دیگر زبانوں پر اپنے اثرات چھوڑے۔ عربی زبان، جو قرآن کی زبان ہے نے بھی دنیا کی ہر زبان پر اثرات مرتب کئے۔[۴۷]

اردو زبان کی پرورش عربی کے زیر سایہ ہوئی اس لئے اردو کی امثال، محاورات اور تراکیب کا ایک کثیر حصہ عربی سے متاثر ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو زبان و ادب کو تونگری عربی ہی سے ملی۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں لکھتے ہیں: بکثرت قرآنی محاورات ایسے ہیں جو دنیا کی تقریباً تمام زبانوں میں رائج ہیں.........اور شعوری یا لاشعوری طور پر قرآن (اور حدیث کے بھی) بکثرت محاورات اردو (اور فارسی میں بھی) بلاتکلف استعمال ہوتے ہیں''۔[۴۸]

اردو امثال پر قرآن کے اثرات کا جائزہ دو اعتبار سے لیا جا سکتا ہے۔

(الف) اردو امثال میں قرآنی اصطلاحات/ الفاظ/تلمیحات کا استعمال۔

(ب) کسی قرآنی آیت کے مفہوم کو بعینہ یا قدرے تغیر الفاظ کے ساتھ استعمال کرنا۔

دونوں کی ذیل میں چند مثالیں نقل کی جاتیں ہیں۔ اردو ضرب الامثال کا انتخاب ''جامع الامثال'' مرتبہ وارث سرہندی شائع کردہ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد (۱۹۸۶ء) سے کیا گیا ہے۔ اختصار کی وجہ سے صرف امثال نقل کی جا رہی ہیں۔ قرآن سے نظائر پیش نہیں کئے جا رہے۔

(الف)

۱۔ آب آمد تیمّم برخاست

۲۔ آدم را گندم بہشت نہ سازد

۳۔ آگ لینے کو جائیں پیغمبری مل جائے

۴۔ آیا رمضان بھاگا شیطان

۵۔ اپنا بسم اللہ دوسروں کا نعوذ باللہ

۶۔ زکوۃ البدن العلل

۷۔ اللہ کا نام محمد کا مکہ

۸۔ اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے

۹۔ اللہ کے بڑے بڑے ہاتھ ہیں

۱۰۔ انسان ضعیف البنیان

۱۱۔ بیٹھے بیٹھے تو قارون کا خزانہ بھی خالی ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ تیری آواز مکے اور مدینے

۱۳۔ جمعہ کو نکاح، ہفتہ کو طلاق

۱۴۔ جمعہ جمعہ آٹھ دن/روز

۱۵۔ خدا حاضر وناظر ہے۔

۱۶۔ قرآن پر قرآن رکھنے میں کیا مضائقہ ہے۔

(ب)

۱۔ العین بالعین

۲۔ المال والبنون زینت الحیوۃ الدنیا

۳۔ با دوستان تلطف با دشمناں مدارا

۴۔ باقی نام اللہ کا/اللہ بس باقی ہوس

۵۔ بری صحبت سے انسان اکیلا ہی بھلا

۶۔ بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھے ہیں

۷۔ بے عیب ذات خدا کی ہے

۸۔ پابندی ایک کی بھلی

۹۔ تنگی کے ساتھ فراخی اور فراخی کے ساتھ تنگی لگی ہوئی ہے۔

۱۰۔ تنگی گئی فراخی آئی

۱۱۔ توبہ ربڑ ہے اور گناہ پنسل کی تحریر

۱۲۔ تیری کرنی تیرے آگے، میری کرنی میرے آگے

۱۳۔ جو وعدے سے پھرا سو خدا سے پھرا

۱۴۔ خدا کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے

۱۵۔ ما علی الرسول الا البلاغ المبین

۱۶۔ فوق کل ذی علم علیم

۱۷۔ صبر کی داد خدا دے گا

۱۸۔ کچھ دیا ہی آگے کام آتا ہے۔

۱۹۔ رأس الدین صحۃ الدین

حواشی

۱۔ سورۃ الرعد:۳۵

۲۔ المفردات للراغب-بذیل مادہ/معجم مقاییس اللغۃ جلد ۵،ص:۲۹۶

۲-ا ابومنظور افریقی،ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم(۷۱۱ھ) لسان العرب، بیروت ۱۹۲۸ جلد ۱۱،ص:۶۱۰۔ابن منظور افریقی نے اس مقام پر مماثلت اور مساوات میں فرق بھی واضح کیا ہے۔ مساوات ایک ہی جنس یا مختلف اجناس میں ہوتی ہے جبکہ مماثلت ایک ہی جنس کی چیزوں میں ہوتی ہے۔

۳۔ ابوحیان اندلسی،محمد بن یوسف،البحرالمحیط جلد اول ص:۲۰۷

۴۔ سورۃ الشوریٰ:۱۱

۴-ا فیروزآبادی،مجد الدین محمد بن یعقوب،بصائرالتمیز ،المکتبۃ العلمیہ بیروت جلد ۴،ص:۴۸۱

۵۔ ڈاکٹر عبداللہ محمود شحاتہ کی تحقیق کے ساتھ ان کی تفسیر شائع ہو چکی ہے۔اس کے بارہ میں وہ لکھتے ہیں: **والذی لاشک فیہ أن تفسیر مقاتل بن سلیمان اول تفسیر کامل للقرآن وصل الینا**۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مقاتل بن سلیمان کی تفسیر ہی ہے جو مکمل صورت میں،سب سے پہلے ہم تک پہنچی۔اس سلسلہ میں انہوں نے ڈاکٹر احمد امین جن کا خیال ہے کہ فراء پہلا مفسر ہے جنکی تفسیر ہم تک پہنچی،کا رد کیا ہے۔

۶۔ اسکی مثال سورۃ الفتح:۲۹،سورۃ العنکبوت:۴۳

۷۔ اسکی مثال سورۃ البقرۃ:۲۱۴

۸۔ اسکی مثال سورۃ الزخرف:۵۹

۹۔ اسکی مثال سورۃ الفرقان:۳۹

۱۰۔ البلخی،مقاتل بن سلیمان،الاشباہ والنظائر فی القران الکریم،تحقیق عبداللہ شحاتۃ الھیئۃ المصریہ العامۃ لکتاب القاہرۃ،۱۹۹۴ء جلد اول ص:۲۰۷-۲۰۸

۱۱۔ سیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر، الاتقان فی علوم القرآن مترجم جلد۲،ص:۱۳۴

۱۲۔ شیرازی، ناصر مکارم، تفسیر نمونہ، مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور، ۱۴۱۷ھ مترجم سید صفدر حسین نجفی، جلد۱۱، ص:۸٦

۱۳۔ اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن جلد اول ص:۸٦

۱۴۔ الخفاجی، شھاب الدین احمد بن محمد (متوفی ۱۰۲۹ھ)، عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی، دار الکتب العلمیۃ بیروت جلد اول ص:۵٦۵

۱۵۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۸ص:۵۲۸-۵۲۹

۱٦۔ اس کتاب میں پہلی بار ہر مثل کی لسانی اور تاریخی نقطۂ نگاہ سے تشریح کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

۱۷۔ عبدالباقی، محمد فواد، المعجم المفھرس لالفاظ القرآنی

۱۸۔ الامثال، ۱۱مختلف آیات میں ہے جبکہ امثالکم۴، مثلاً۲۲، مثلہ۳، مثلھم۳، آیات میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۹۔ الامثال فی القرآن الکریم ص:۳۷۳-۳۷۵

۲۰۔ مرقس۳۳-۳۴/۴

۲۱۔ سورۃ النور:۳۵

۲۲۔ سورۃ ابراھیم:۲۵، تذکرہ سے مراد یاد دہانی

۲۳۔ سورۃ الحشر:۲۱، تفکر سے مراد کسی چیز کی حقیقت تک پہنچنا

تذکرہ اور تفکر کے بارہ میں مجدالدین فیروز آبادی لکھتے ہیں: تذکر اور تفکر دو منزلیں ہیں۔ مختلف اقسام کے معارف کا حصول، ایمان اور احسان کے حقائق سے واقفیت ان کے ثمرات ہیں۔ (بصائر، جلد۲، ص:۳۲۱)

فکر بھی دو طرح کی ہے ایک جسکا تعلق علم اور معرفت سے ہے، اس سے حق اور باطل میں فرق کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ دوسری کا تعلق طلب اور ارادہ سے ہے اس سے نفع اور نقصان کی تمیز کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ (بصائر، جلد۴، ص:۲۱۲)

۲۴۔ الامثال من الکتاب والسنۃ، للحکیم الترمذی ص:ا

۲۵۔ لفظ نموذج کے بارے میں دکتور جابر الفیاض لکھتے ہیں: ''یہ کلمہ فارسی کے لفظ نمونہ سے معرب ہے جو مثال کے معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔(الامثال فی القرآن، دکتور محمد جابر الفیاض)

۲۶۔ الجمل، سلمان بن عمر، الفتوحات الالھیۃ دار احیاء التراث، بیروت جلد اول ص:۲۱

۲۷۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں: خیر اللہ، ایف ایس، قاموس الکتاب، مسیحی کتب خانہ لاہور، ۱۹۹۳ء ص:۸۲-۸۴/ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۸، ص:۲۵۸

۲۸۔ النسفی، ابوالبرکات عبداللہ بن احمد، مدارک التنزیل وحقائق التاویل مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اول، ص:۵۴

۲۹۔ مفاتیح الغیب جلد اول ص:۱۳۳

۳۰۔ آلوسی، محمود، روح المعانی، دار الکتب العلمیۃ بیروت، جلد اول ص:۱۶۵

۳۱۔ الرازی، فخر الدین محمد بن عمر، مفاتیح الغیب جلد اول ص:۲۹۳

۳۲۔ حقانی، عبدالحق، تفسیر فتح المنان جلد دوم، ص:۸۷

۳۳۔ البرھان جلد ۲، ص:۱۱۸ نوع:۳۱

۳۴۔ ابو حفص عمر بن علی، اللباب فی علوم الکتاب، دار الکتب العلمیۃ بیروت، جلد اول، ص:۳۷۰

۳۵۔ سورۃ بقرہ:۲۶۱

۳۶۔ تفسیر نمونہ جلد ۵، ص:۶۶۲-۶۶۳

۳۷۔ ایسی چند معروف تفاسیر درج ذیل ہیں

۱۔ احکام القران	امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ احکام القرآن للشافعی	امام محدث بیہقی رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ احکام القرآن	الشیخ ابوالحسن علی بن حجر البغدادی المتوفی ۲۴۴ھ
۴۔ احکام القرآن	قاضی ابواسحاق اسمٰعیل بن اسحٰق الازدی البصری المتوفی ۲۸۲ھ
۵۔ مختصر احکام القرآن	الشیخ بکر بن العلاء القشیری رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ احکام القرآن	الشیخ ابوالحسن علی بن موسیٰ بن یزداد القمی الحنفی المتوفی ۳۰۵ھ

۷۔ احکام القرآن	امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ ۳۷۱ھ
۸۔ الجامع لاحکام القرآن	الشیخ ابومحمد القاسم بن اصبغ ربی النحوی المتوفی ۳۴۰ھ
۹۔ احکام القرآن	الشیخ المنذر بن سعد البلوطی القرطبی المتوفی ۳۵۵ھ
۱۰۔ احکام القرآن	امام ابوبکر احمد بن علی المعروف بالجصاص الرازی الحنفی
۱۱۔ احکام القرآن	الشیخ امام ابوالحسن علی بن محمد المعروف بالکیاالھر اسی (۵۰۴ھ)
۱۲۔ احکام القرآن	قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی المالکی (۵۴۳ھ)
۱۳۔ احکام القرآن	الشیخ عبدالمنعم بن محمد فرس الغرناطی المتوفی ۵۹۷ھ
۱۴۔ مختصر احکام القرآن	الشیخ ابومحمد مالکی بن ابوطالب القیسی المتوفی ۴۳۷ھ
۱۵۔ تلخیص احکام القرآن	الشیخ جمال الدین محمود بن احمد المعروف بابن السراج القونوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۷۰ھ
۱۶۔ الجامع لاحکام القرآن والمبین لما تضمنہ من السنۃ وای الفرقان	الشیخ ابوعبد محمد بن احمد بن ابوبکر بن فرح الانصاری الاندلسی القرطبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۱ھ)
۱۷۔ الاکلیل فی اسباب التنزیل	الشیخ امام جلال الدین السیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ
۱۸۔ التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ	الشیخ احمد المعروف بملا جیون جونپوری حنفی رحمۃ اللہ علیہ
۱۹۔ احکام القرآن	محمد جلال الدین قادری

یہ فہرست علامہ جلال الدین قادری نے اپنی تفسیر احکام القرآن جلد اول کے صفحہ ۱۳ اور ۱۴ پر دی ہے۔

۳۸۔ الاتقان (اردو) جلد ۲، ۳۹۷

۳۸۔(ا) الاتقان (اردو) جلد ۲، ۳۹۷

۳۹۔ سورۃ الاعراف: ۱۷۶

۴۰۔ قرطبی، ابوعبد محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، جلد ۷، ص: ۲۰۵

۴۱۔ سورۃ لقمان: ۱۹

۴۲۔ قرطبی،ابوعبدمحمد بن احمد،الجامع لاحکام القرآن،جلد۱۴،ص:۴۹

۴۲-ل الاتقان جلد دوم،ص:۴۰۱-۴۰۲

۴۳۔ الاتقان نوع:٦٦

۴۴۔ ص:۱۷-۲۴۱

۴۵۔ ص:۲۴۵-۳۳۷

۴٦۔ الشریف منصور،الدکتور،الامثال القرآن،عالم المعرفۃ جدہ۱۹۸۵ص:۱۷-۳۳۷

۴۷۔ عربی زبان کے مشرقی اور لاطینی زبانوں پر یکساں اثرات ہیں موجودہ فارسی میں آدھے لفظ عربی ہیں۔ اسپینی زبان کے سینکڑوں الفاظ کے شروع میں تعریف کا الف لام ہے۔ اسی طرح انگریزی، قدیم گالی، خاص جرمنی اور یورپ کی جرمن الاصل دوسری زبانوں ہالینڈ لی،اسکینڈنیوی، روسی، پولینڈی اور صقلبی وغیرہ زبانوں میں عربی کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

معین الدین ندوی،شاہ،اسلام اورعربی تمدن نیشنل بک فاؤنڈیشن 1989 لاہور ص:۱۷۳،۱۷٦،۱۷۷

۴۸۔ غلام مصطفیٰ خان ڈاکٹر،اردو میں قرآن اوراحادیث کے محاورات،ادارہ تحقیقات اسلامی،اسلام آباد۱۹۸۰،ص:۷

****